REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور۔ پاکستان

یوم:۔ پنجشنبہ

شرح چندہ

سالانہ ۲۱ روپے

ششماہی ۱۱ ”

سہ ماہی ۶ ”

ماہوار ۲½ ”

فی پرچہ ۱/

جلد ۲ | ۲۵ نبوت ۱۳۲۷ھ | ۲۲ محرم ۱۳۶۸ھ | ۲۵ نومبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۲۶۶

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۴ ماہ نبوت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو کھانسی کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

آج فیض الرحمٰن صاحب فیضی پروفیسر اقتصادیات تعلیم الاسلام کالج لاہور نے جناب سید احمد فائق صاحب آف شام برادر تبلیغی جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب کے اعزاز میں دعوت چائے دی جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی۔ حضور کے علاوہ مقامی کالجوں کے پروفیسر بھی مدعو تھے۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کو کمر درد کی شکایت ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

پاکستان میں سے افلاس، جہالت اور بے انصافی کا نام تک مٹ جانا چاہیئے

کشمیر سے جبراً کوئی فیصلہ منوانے کی ہم ہمیشہ مزاحمت کرتے رہینگے الحاج خواجہ ناظم الدین کی تقریر

ایبٹ آباد ۲۴ نومبر الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان آج صبح ایبٹ آباد پہنچے۔ تیسرے پہر ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے اس بات پر زور دیا کہ ہر لحاظ سے پاکستان کو مضبوط بنا لینے سے ہی اغیار کو جارحانہ اقدام سے باز رکھا جا سکتا ہے۔ آپ نے صوبہ سرحد کے عوام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ آپ پاکستان کو مضبوط بنانے کے لئے اسی طرح محنت اور جانفشانی کے ساتھ کوشش کریں۔ جس طرح رائے شماری کے ایام میں کی تھی۔ آپ حکومت کی پالیسی [illegible] اور اس کی تعمیری سکیموں میں اس کا ہاتھ بٹائیں۔ تا کہ ملک جلد سے جلد خوشحال ہو سکے۔ یاد رکھیئے اس وقت ہم تاریخ کے انتہائی نازک دور میں سے گزر رہے ہیں۔ ہم اپنے ملک کو مستحکم اور ناقابل تسخیر بنا کر ہی اغیار کو اپنے خلاف جارحانہ اقدام سے باز رکھ سکتے ہیں۔ پاکستان میں رہنے والے ہر اعلیٰ و ادنیٰ فرد کو اپنے ملک کو ایک ایسا معیاری ملک بنانے کا تہیہ کر لینا چاہیئے جس میں افلاس جہالت اور ناانصافی کا نام و نشان تک نہ ہو اور جس میں اسلامی مساوات اور اخوت کا دور دورہ ہو۔ ہمیں محسوس کرنا چاہیئے کہ ہمارے کندھوں پر بڑا بھاری بوجھ آ پڑا ہے لیکن ہمیں شرح صدر کے ساتھ اپنی ذمہ داری کو ادا کرنا ہے سردست ہمارا ملک تعلیمی اور صنعتی اعتبار سے بہت پیچھے ہے لیکن ہمارے ملک میں قدرتی وسائل کی بہتات ہے اور یہ ایسی چیز ہے جو روشن اور شاندار مستقبل کی ضامن ہے۔ گورنر جنرل نے کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہماری شروع سے ہی یہ خواہش اور کوشش رہی ہے کہ باشندگان کشمیر کو آزادانہ طور پر اپنی قسمت کا فیصلہ کرنے کا موقع دیا جائے۔ باشندگان کشمیر سے کوئی فیصلہ جبراً منوانے کی ہم نے ہمیشہ مزاحمت کی ہے۔ اور آئندہ بھی کرتے رہینگے۔ امید ہے کہ گورنر جنرل کل کاکول ملٹری اکیڈیمی کا افتتاح فرمائیں گے۔

آج سلامتی کونسل حیدر آباد اور کشمیر کے مسائل پر غور کریگی

پیرس ۲۴ نومبر۔ اعلان کیا گیا ہے کہ کل سلامتی کونسل حیدر آباد کے مسئلہ پر غور کرے گی۔ واضح رہے کہ دو ماہ پیشتر اس مسئلہ پر بحث غیر معینہ عرصہ کیلئے ملتوی کر دی گئی تھی۔ اور حال ہی میں چودھری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان نے سلامتی کونسل کے صدر کو لکھا تھا کہ اس معاملہ پر فوراً بحث کی جائے معلوم ہوا ہے۔ کہ کل جو دیگر مسائل کونسل کے زیر بحث آئیں گے ان میں کشمیر کا مسئلہ بھی شامل ہے۔

”انڈین یونین کے ارکان نے مجھے ملاقات تک کا موقع نہیں دیا“

قاہرہ روانہ ہونے سے پہلے مسٹر فلپ پرائس کا بیان

کراچی ۲۴ نومبر مسٹر ایم فلپ پرائس ممبر برطانوی دارالعوام برعظیم ہند کا دورہ کرنے کے بعد آج قاہرہ روانہ ہو گئے۔ آپ کشمیر بھی تشریف لے گئے تھے۔ آپ نے ایک بیان میں کہا کشمیر کے مسئلہ کو سمجھنے کے لئے انڈین یونین نے مجھے ہر ممکن سہولت مہیا کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ دوران قیام دہلی میں انڈین یونین کے کسی رکن نے بھی مجھے ملاقات کا موقع نہ دیا۔ اور نہ کشمیر کے سلسلے میں مجھے کچھ بتانے کی تکلیف گوارا کی۔

جزائر غرب الہند اور کمانڈر انچیف کی ٹیم میں میچ

راولپنڈی ۲۴ نومبر جزائر غرب الہند کی کرکٹ ٹیم نے کمانڈر انچیف کی ٹیم کو ایک رن اور ۹ وکٹوں پر شکست دیدی۔

قضیۂ برلن نازک صورت اختیار کر رہا ہے

لندن ۲۴ نومبر۔ خدشہ ہے کہ آئندہ چند روز میں جرمنی کے دارالخلافہ میں سیاسی اور اقتصادی جنگ بہت زیادہ تیز ہو جائے گی۔ روس کے علاقے میں اشتراکیوں نے یہ نعرے لگانے شروع کر دئے ہیں۔ اگر تم جنگ چاہتے ہو تو ووٹ دو۔ اور اگر تم جنگ نہیں چاہتے۔ تو ووٹ مت دو۔ اُن کی یہ مہم اس لئے ہے کہ میونسپل انتخابات میں برلن والوں کو ووٹ دینے اور اپنی رائے کے اظہار سے باز رکھا جائے۔ مغربی علاقے میں ۵ دسمبر کو انتخابات کئے جا رہے ہیں۔ اشتراکیوں کی کوشش ہے کہ ان کو ناکام کر دیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ روسی برلن میں موجودہ میونسپل حکومت کے علاوہ علیحدہ شہری کونسل بنانے کے انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں۔ روسی حکام یکے بعد دیگرے ہر ایک غیر اشتراکی حاکم کے اختیارات اور احکامات کی خلاف ورزی کرتے رہے ہیں۔ اور اب آخر میں انہوں نے شہر کے آگ بجھانے والے افسر اعلیٰ کو برطرف کر دیا ہے۔ چند دن ہوئے غیر اشتراکی محکمہ تعلیم اور اقتصادیات کے افسران کو علیحدہ کر دیا گیا تھا۔ مشرقی حصے میں ایک علیحدہ شہری کونسل کے اجلاس کا مطلب یہ ہوگا کہ برلن کے اتحاد کا آخری سہارا بھی ٹوٹ جائیگا۔

پاکستان کیطرف سے لنکا کی حمایت

پیرس ۲۴ نومبر۔ اتحادی اقوام کی عارضی سیاسی کمیٹی میں پاکستان کے نمائندہ مسٹر اطاعت حسین نے تقریر کرتے ہوئے اس امر کی حمایت کی کہ لنکا کو اتحادی اقوام کا رکن بنا لیا جائے۔ آپ نے کہا اتحادی اقوام کی انجمن کو حتی الامکان یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ہر ملک انجمن کا رکن بن سکے۔ واضح رہے کہ روس نے لنکا کو شامل کرنیکی مخالفت کی ہے۔

مغربی بنگال سے دوستانہ مشن مشرقی بنگال جا رہا ہے

کلکتہ ۲۴ نومبر۔ مغربی بنگال کی کانگرس کمیٹی نے دوستی کا ایک مشن مشرقی بنگال بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ وفد مشرقی بنگال سے ہندوؤں کے انخلاء کو روکنے میں مشرقی بنگال کی حکومت کا ہاتھ بٹائے گا۔ کانگرس کمیٹی کے سیکرٹری نے ایک بیان میں بتایا کہ مشرقی بنگال کی حکومت ہندوؤں کے انخلاء کو روکنے کی تدابیر کر رہی ہے لیکن وہاں کے بعض ضرورت سے زیادہ جوشیلے ہندو لیڈر اس کوشش کو ناکام کرنے کی فکر میں ہیں کانگرس کا دوستانہ وفد سماج کے ان دشمن لیڈروں کی قلعی کھولے گا۔ اور مشرقی بنگال کے ہندوؤں میں اعتماد کی فضا پیدا کرنے کی کوشش کریگا۔

جنگِ کشمیر کی رفتار

نوارڈ کھل ۲۴ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ آزاد فوج کی ہندوستان کے گشتی دستوں سے مڈبھیڑ ہوئی۔ جس میں چالیس ہندوستانی سپاہی مارے گئے۔ مینڈھیر کے علاقہ میں پناہ گزینوں کے ایک قافلہ پر ہندوستانی طیاروں نے بمباری کی جس کے نتیجہ میں پانچسو پناہ گزین ہلاک یا زخمی ہوئے۔ ہندوستان نے دعویٰ کیا ہے کہ اس کی فوجیں وادی لداخ میں کافی پیشقدمی کر چکی ہیں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

اگر حکومتِ اسرائیل کو جمعیتِ اقوام کی رکنیت کا حق دیا گیا تو عرب ممالک یو۔ این۔ او سے اپنا تعلق منقطع کر لیں گے

یہودی حکومت اپنی نوعیت کے اعتبار سے جائز مملکت قرار نہیں دی جا سکتی

اتحادی کمیٹی میں مصری نمائندے کا شدید انتباہ

پیرس ۲۴ نومبر۔ کل اقوام متحدہ کی رکنیت کی کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے مصری نمائندے نے اس بات کا اعلان کیا کہ اگر روسی اور امریکی اتحاد کے پیش نظر حکومت اسرائیل کو جمعیت اقوام میں شامل ہونے کی اجازت دینے کے متعلق کوئی تجویز زیرِ غور لائی گئی۔ تو عرب اقوام یو۔ این۔ او سے اپنے تعلقات قائم رکھنے یا نہ رکھنے کے بارے میں از سر نو غور کرنے پر مجبور ہوں گی۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے مصری نمائندے نے کہا۔ مجھے یہ دیکھ کر سخت حیرت ہوئی ہے۔ کہ اسرائیل کو حق رکنیت دینے کے سوال پر ایم وشنکی اور مسٹر مارشل متحد نظر آتے ہیں۔ حالانکہ وہ اس نام نہاد حکومت کی مختلف اغراض کی بناء پر حمایت کر رہے ہیں۔ دونوں ہی مختلف مواقع پر اس بات کی حمایت کر چکے ہیں کہ حکومت اسرائیل کو یو این او میں باقاعدہ ممبر کی حیثیت سے شامل کر لیا جائے۔ برخلاف اسکے اصل صورت حال یہ ہے کہ اسرائیلی حکومت ان شرائط و قواعد پر پوری نہیں اترتی جو کسی حکومت کے تسلیم کئے جانے کے متعلق اتحادی اقوام کے منشور میں درج ہیں۔ نہ یہ کوئی علاقائی بنیاد پر قائم ہے اور نہ ہی اس کی کوئی معین حدود ہیں۔

مصری نمائندے نے مزید کہا کہ اسرائیلی حکومت کا انبار وجود اپنے ہمسایہ ممالک پر ظلم اور جارحانہ اقدامات کا مرہونِ منت ہے۔ اور بعض بیرونی ممالک اس ظلم کو روا رکھنے میں اسکی پیٹھ ٹھونک رہے ہیں۔ یہود نے آج تک اتحادی قوموں کے منشور کی طرف سے عائد شدہ پابندیوں اور ذمہ داریوں کا کوئی پاس نہیں کیا ہے۔ اقوام متحدہ کے واضح احکامات کو جان بوجھ کر نظر انداز کر کے انہوں نے اس بات پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے چارٹر کا اپنے آپ کو قطعاً پابند نہیں سمجھتے۔ چنانچہ انہوں نے بعض علاقوں سے فوجیں ہٹانے کے متعلق سلامتی کونسل کو نہایت کورا جواب دے کر اسکے وقار کو صدمہ پہنچایا ہے۔ وہ نام نہاد حکومت کہاں یا مملکت کے ذیل میں کیونکر شمار کیا جا سکتی ہے کہ جسکے زیرِ تحت دہشت پسندی اور غنڈہ گردی کا اس حد تک دور دورہ ہو کہ اقوام متحدہ کے مقرر کردہ ثالث کو نہایت سفاکی سے گولی کا نشانہ بنا دیا جائے؟ ایندریں صورت مصری وفد کے لئے یہ امر انتہائی حیرت انگیز ہے کہ ان واضح حالات کے ہوتے ہوئے روس اور امریکہ اسرائیل کو جمعیتِ اقوام میں قبول کر لینے کے لئے ایکدوسرے کے ہمنوا بنے ہوئے ہیں۔ امریکی وفد کو مخاطب کرتے ہوئے مصری نمائندے نے کہا تم یہودیوں کو اپنے گھروں سے دھکے دیتے ہو۔ ان کو اپنے ہوٹلوں میں سے نکالتے پھرتے ہو اور اپنے ساحلوں کو ان سے خالی کرواتے ہو۔ اور ہم سے یہ مطالبہ کرتے ہو کہ ہم انہیں ایک بین الاقوامی تنظیم میں رکن کی حیثیت سے قبول کر لیں۔ یاد رکھو جب کسی کلب میں ایک ایسے نئے ممبر کو زبردستی شامل کیا جاتا ہے کہ جس کی شمولیت بعض اراکین کے نزدیک سخت قابل اعتراض ہوتی ہے۔ تو ان کے لئے بجز اس کے اور کوئی چارہ نہیں رہتا کہ وہ اس کلب سے قطع تعلق ہو جائیں۔ ہو سکتا ہے ہمارے لئے بھی اب بجز اسکے اور کوئی چارہ نہ رہے (اسٹار)

ایک کمیونسٹ جنوبی افریقہ کی اسمبلی کا ممبر منتخب کر لیا گیا!

کیپ ٹاؤن ۲۴ نومبر۔ کل یہاں جنوبی افریقہ کی اسمبلی کے تین یورپین ممبران کے انتخاب کا اعلان کیا گیا ہے یہ ممبران جنوبی افریقہ کے اصلی باشندوں کی نمائندگی کے لئے منتخب کئے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک اشتراکی ہے اس کے انتخاب کی وجہ سے کافی ہل چل پیدا ہونے کا امکان ہے۔

اس اشتراکی ممبر کا نام مسٹر سام کاہن ہے اور کیپ ٹاؤن کی سٹی کونسل کا ممبر بھی ہے۔ یہ پہلا اشتراکی ممبر ہوگا۔ جو جنوبی افریقہ کی اسمبلی میں شرکت کرے گا۔ اس انتخاب کی وجہ سے قوم پرست حکومت کے رویے کے سخت ہو جانے کا امکان ہے۔ اور وہ مقامی باشندوں کو نمائندگی نہیں دیں گے۔ کیونکہ وہ یہ وجہ پیش کریں گے کہ مقامی باشندوں پر اشتراکیوں کا اثر ہے۔ (اسٹار)

برمی فوجوں کا کمیونسٹوں پر حملہ

رنگون ۲۴ نومبر باغی ابھی تک فساد زدہ علاقہ کے دیہات میں کسانوں کو ٹیکس ادا کرنے کی ترغیب دے رہے ہیں اور کئی مرکزوں سے حکومت کی فوجوں کے ساتھ ان کے تصادم کی اطلاع موصول ہوئی ہے کمیونسٹوں کے مضبوط مقام ٹانگ نیو پر حکومت کی فوجیں حملہ کر رہی ہیں۔ اور ایک تصادم میں کئی باغی ہلاک ہوئے ہیں۔ اطلاع ہے کہ اکیاب میں مسلمان باغیوں کا ساتھ دینے کے الزام میں ایک وکیل۔ ایک پولیس افسر اور دو دیگر افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ باغیوں نے ٹانگو کے علاقہ میں ریل کا راستہ درہم برہم کرنے کی کوشش کی لیکن انہیں جزوی کامیابی ہوئی (اسٹار)

حکومت اسرائیل کے خلاف بعض سنگین قسم کے الزامات کی چھان بین

اسلحہ کی ناجائز درآمد کے سلسلے میں اہم انکشافات

نیویارک ۲۴ نومبر۔ اخبار کرسچین سائنس مانیٹر نے مندرجہ ذیل مقالہ شائع کیا ہے۔ جو اس کے نامہ نگار ہومر مٹز نے پیرس سے روانہ کیا ہے۔ اور جس میں ان سنگین الزامات کی تفصیل دی گئی ہے جن کی اقوام متحدہ کے فلسطینی ثالث تحقیقات کر رہے ہیں۔ اسرائیلی فضائیہ سے معزول ہونے والوں میں ایک نوجوان "مسٹر ایکس" نے اپنا دستخط شدہ ایک بیان اقوام متحدہ کے ثالث رالف بنچ کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس بیان میں وہ طریقہ ظاہر کیا گیا ہے۔ جس طرح سے اسرائیلی ہوائی جہاز۔ اسلحہ اور جنگی افراد۔ اقوام متحدہ کی عارضی صلح کی خلاف ورزی کرتے ہوئے فلسطین پہنچاتے ہیں۔

"مسٹر ایکس" کے بیان کے مطابق اسرائیل کے لئے سامان فراہم کرنے کا کام اسرائیلی ایئر ٹرانسپورٹ نامی انجمن کرتی ہے۔ یہ انجمن امریکی ایئر ٹرانسپورٹ کے طرز پر قائم کی گئی ہے۔

وہ بیان کرتا ہے کہ اس انجمن کی کمانڈ امریکہ کے مشہور ہوا باز کے ہاتھ میں ہے۔ یہ شخص سابق امتحانی ہوا باز رہ چکا ہے اور اس کے خصوصی نائب بھی امریکی باشندے ہیں۔

اس کا بیان ہے کہ اسرائیلی ٹرانسپورٹ کو زیکوسلاویکیہ میں کوٹنر۔ یوگوسلاویہ میں کروسیبار البانوی سرحد کے نزدیک، پناما۔ برازیل۔ ڈاکر افریقہ۔ بورڈیو (فرانس) نوبن۔ روم اور نائس مقامات پر خاص ہوائی اڈے حاصل ہیں یا وہ ان مقامات پر آسانیوں سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ بیان کیا گیا ہے کہ بعض ہوائی اڈوں پر کسی قسم کے باضابطہ اجازت ناموں کے بغیر یہ ہوا باز اتر سکتے ہیں۔ اور وہاں سے روانہ ہو سکتے ہیں۔ اور تقریباً تمام پرواز رات کے وقت کی جاتی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ مسٹر "ایکس" کے بیان کے مطابق جو لوگ اس ناجائز درآمد کے نظام میں کلیدی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کے ناموں سے ڈاکٹر بنچ کو مطلع کر دیا گیا ہے۔ ان میں ایک شخص کا ہیڈ کوارٹر نیویارک میں ہے۔ اور "مالی منیجر" کی حیثیت سے کام کرتا ہے۔ دوسرا شخص پراگ میں ہے۔ اور وہ ان سرگرمیوں کا ڈائرکٹر کیرٹ ہے۔ تیسرا شخص پیرس کے ایک بڑے ہوٹل میں رہتا ہے "یورپ میں یہودی ہوائی فوج کا دماغ" اس کا خطاب ہے۔ اور چوتھا شخص ایک روسی ہے۔ جو تل ابیب میں حفاظتی چیف کی حیثیت سے کام کرتا ہے۔ ان علاقوں میں یہودی ہوا بازوں کو تربیت دینے کے لئے سکول قائم ہیں۔ یہاں انہیں اس فن میں مہارت حاصل کرائی جاتی ہے۔ (اسٹار)

اطالیہ میں فسادات

روم ۲۴ نومبر اطالیہ میں لیبر کی صورت حال خراب ہوتی جا رہی ہے اور مزدور اپنی خدمات خواہ مخواہ مالکوں پر ٹھونس رہے ہیں۔ موڈینا میں کھیتوں میں کام کرنے والے پانچ مزدوروں نے ایک بیوہ کے کھیت پر سے کام چھوڑنے سے انکار کر دیا حالانکہ انہیں اس کام پر لگایا نہیں گیا تھا۔ اس کی وجہ سے موڈینا میں فساد ہو گیا۔ مزدوروں کی رہائی کے لئے سینکڑوں کسان اس بیوہ کو یرغمال کے طور پر لے گئے۔ پولیس نے عورت کو بچایا اور ہجوم کو منتشر کر دیا۔ بعض لوگ زخمی ہوئے

اس کے بعد ایک اور تصادم اس وقت ہوا جب گرفتار شدہ مزدوروں کو جیلخانہ لے جانے سے روکنے کے لئے کسانوں نے سڑک پر رکاوٹیں کھڑی کر دیں۔ اگرچہ انہیں ملازم نہیں رکھا گیا تھا لیکن کام کرنے پر اصرار کرنے کی وجہ سے نوی میں تین کسانوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ ایک ضلع سے اسی قسم کی وارداتوں کی اطلاع موصول ہوئی ہے پیسلی میں بے کاروں پر ایک دولت مند زمیندار کو دعوا کرنے کا الزام ہے۔ اس کے خاندان کو تہدید آمیز خطوط موصول ہوئے تھے جن میں کروڑوں لیرا کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ (اسٹار)

۵ جس کمپنی نے اڑن قلعے تیار کئے ہیں۔ اسی نئی قسم کے جٹ سے چلنے والے ۲۵ جسیم بمبار تیار کر رکھے ہیں۔ (اسٹار)

امریکی طیاروں کی مانگ میں مزید اضافہ

نیویارک ۲۴ نومبر۔ امریکہ بھر کی فیکٹریوں میں وسیع پیمانے پر عسکری طیارے تیار ہو رہے ہیں نیویارک کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ جٹ سے چلنے والے سریع الرفتار دو ہزار نئے طیاروں کے آرڈر موصول ہو چکے ہیں۔ صرف ایک فیکٹری کو جٹ سے چلنے والے ۱۲۰۰ لڑاکا ہوائی جہازوں کا آرڈر ملا ہے اور دوسری کو ۸۰۰ کا۔ ص

روزنامہ الفضل
۲۵ نومبر ۱۹۴۸ء

اعلائے کلمۃ الحق

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس وقت مسلمان اقوام کے سامنے بے شمار سیاسی معاشری اور تمدنی پیچ در پیچ مسائل حل طلب موجود ہوگئے ہیں۔ اور مغربی تہذیب کی بڑھتی ہوئی تجاوزی اور لوٹ کھسوٹ کی پالیسی نے ان کو ششدر و حیران کر رکھا ہے۔ اور ان مصائب اور پیچ در پیچ مسائل کے سیلاب کے امڈ آنے سے ان میں بدحواسی پھیلی ہوئی ہے۔

لیکن اس پراگندگی اور بے اطمینانی میں بھی ایک چیز ایسی ہے کہ جو اگرچہ ان کے موجودہ شعور کا جزو لاینفک نہیں کہی جاسکتی۔ مگر بار بار تحت الشعور سے ابھر ابھر کر ان کو صراط مستقیم کی طرف ضرور اشارے کرتی رہتی ہے۔ اور وہ چیز وہ مقصد عظیم ہے۔ جس پر ملت اسلامیہ کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اور جو نہ صرف ملت اسلامیہ کی حیات کی نشاندہی کرتی ہے۔ بلکہ دراصل اس کی حیات کی شہ رگ سے تعبیر کی جاسکتی ہے۔

یہ چیز کیا ہے؟ اسکو اسلام نے اعلائے کلمۃ الحق کے نہائت مختصر الفاظ میں بیان کیا ہے۔ اگرچہ جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے تمام مسلمان اقوام اپنے اس مقصد کو بظاہر بھولی ہوئی ہیں۔ اور موجودہ دنیا کی بوقلموں الجھنوں میں گرفتار ہونے کی وجہ سے فراموش کئے ہوئے نظر آتی ہیں۔ لیکن مغربی اقوام کے پے در پے کچوکوں نے جب سے پھر ان میں بیداری کی روح پیدا کی ہے۔ تو ہم دیکھتے ہیں کہ جس طرح کوئی خواب میں ایک نئی دنیا کا نظارہ کرتا ہے۔ اور بیدار ہو کر صرف اس کی یاد ہی رہ جاتی ہے۔ اسی طرح کبھی کبھی مسلمانوں کے دلوں میں بھی اپنے حقیقی مقصد کا خیال پیدا ہو جاتا ہے۔ اور وہ محسوس کرنے لگتے ہیں کہ اس مقصد کو بروئے کار لانے کے لئے جدوجہد نہ کرنے کی وجہ سے وہ دنیا میں اپنا مقام کھو بیٹھے ہیں۔ اور جب تک وہ دوبارہ اسکو اختیار نہیں کریں گے وہ اپنے مقصد حیات میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

یقیناً یہ خیال کبھی کبھی مسلمانوں کے دلوں میں بجلی کی طرح چمک جاتا ہے لیکن بجلی کی چمک کی طرح ہی پھر غائب بھی ہو جاتا ہے۔ اسی عارضی احساس کی وجہ ہے کہ آج ہم اسلامی ممالک میں اسلام کے نام پر مختلف انجمنوں اور مجالس کے فانوس مناظر دیکھ رہے ہیں۔ تبلیغی انجمنوں پر انجمنیں بنتی ہیں اور بگڑ جاتی ہیں۔ اشاعت اسلام کے لئے مجالس پر مجالس قائم ہوتی ہیں اور ختم ہو جاتی ہیں۔

ہم مانتے ہیں کہ مسلمانوں کو اسلام سے بڑی محبت ہے۔ وہ توحید پر فدا ہیں اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر جانیں قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ لیکن اس کی آخر کیا وجہ ہے۔ کہ باوجودیکہ انہوں نے اپنی مہلک مرض کی صحیح تشخیص کر لی ہے۔ اور باوجودیکہ انہوں نے وہ صحیح نسخہ بھی معلوم کر لیا ہے۔ جو ان کے مرض کا تیر بہدف علاج ہے۔ پھر کیوں ان کی جدوجہد ناتمام رہی جاتی ہے۔ اور کیوں ان کی سعی و کوشش ناکام چلی جا رہی ہے؟

جہاں تک ہم نے غور کیا ہے۔ اس کا سبب ہم کو یہی معلوم ہوا ہے۔ کہ آج مسلمان اعلائے کلمۃ الحق کو صرف اعلائے کلمۃ الحق کی خاطر اور اپنی زندگی کا حقیقی مقصد سمجھ کر اختیار نہیں کرتے بلکہ وہ اسکو محض اپنی دنیاوی پستی اور سیاسی کمزوری کو رفع کرنے کا ایک ذریعہ بنانا چاہتے ہیں۔ وہ اعلائے کلمۃ اللہ کا آوازہ اس لئے بلند نہیں کرنا چاہتے۔ کہ ایک مسلمان کا مسلمان ہونا اس فرض کی ادائیگی ہی کا نام ہے۔ بلکہ وہ یہ آوازہ اس لئے بلند کرتے ہیں۔ کہ اس آوازہ سے وہ مسلمان اقوام کو اس دنیاوی پستی سے نکالیں جس پستی میں وہ گر گئی ہیں۔

الغرض آج مسلمان اس چیز کو جو دراصل اس کی زندگی کا بانی ہے فی ذاتہ اپنا مقصد حیات نہیں سمجھتا۔ بلکہ اسکو محض دنیاوی ترقی کا ایک ذریعہ بنانا چاہتا ہے۔ وہ محض اسکو ایک ایسے ہتھیار کے طور پر استعمال کرنا چاہتا ہے جیسا کہ مغربی اقوام نے دنیا میں امن کے قیام اور تمام اقوام کی فلاح کے دعاوی کو اپنے ذاتی انتفاع کے لئے ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کر رہی ہیں۔ ہمارے اس دعوے کا ثبوت مہیا کرنا مشکل نہیں ہے۔ اگر مسلمان اعلائے کلمۃ الحق کو اپنا حقیقی فرض سمجھتے۔ تو جب سے وہ اس طرف متوجہ ہوئے ہیں اس روز سے آج تک وہ اتنا کام کر چکے ہوتے کہ اور نہیں تو دنیائے مغرب میں جو اسلام اور مسلمانوں کے متعلق غلط فہمیاں پھیل گئی ہوئی ہیں۔ وہ بڑی حد تک رفع ہو چکی ہوتیں مگر حالت یہ ہے کہ ابھی تک تمام غیر اسلامی دنیا مذہب اسلام کے ابتدائی اور بنیادی اصولوں سے ہی صرف ناواقف نہیں ہے۔ بلکہ پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے معمولی واقعات سے بھی ناآشنائے محض ہے۔ غیر مسلم اقوام تو کیا بلکہ خود کروڑوں مسلمان اس وقت ایسے موجود ہیں۔ جو اسلام کا صحیح تصور نہیں رکھتے۔ اور ان کے نزدیک وطنی اور قومی رسم و رواج کا نام ہی اسلام ہے۔

اگر عوام میں نہ سہی صرف مسلمان علماء ہی کے دلوں میں اعلائے کلمۃ الحق کا صحیح جذبہ بیدار ہو جاتا۔ تو ممکن نہ تھا کہ اسلام کے متعلق دنیا میں اتنی لاعلمی اور جہالت موجود رہتی۔ جیسی کہ اب ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ گو جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے مسلمانوں کے دلوں میں خواب کی طرح یہ بات اب گاہ بگاہ جھلک جاتی ہے کہ مسلمانوں کی نجات صرف اعلائے کلمۃ الحق کے جذبہ جدوجہد کے احیاء میں ہے۔ لیکن ابھی تک اس جذبہ نے کوئی کار آمد اور موثر صورت اختیار نہیں کی۔ ابھی تک اس نے ایک سیاسی پالیسی سے بڑھ کر کوئی حیثیت حاصل نہیں کی۔ اور مسلمانوں کی رگ و پے میں خون بن کر کھولنا شروع نہیں کیا جس طرح اس نے قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی رگ و پے میں حرارت پیدا کی تھی۔ جو صحرائے عرب سے اٹھ کر تمام معلومہ دنیا پر ابر رحمت بن کر چھا گئے تھے۔

آخر یہ جذبہ صحیح معنوں میں کس طرح پیدا کیا جاسکتا ہے۔ یہ سوال ہے جس کا جواب معلوم کرنا اس وقت مسلمانوں کے لئے نہائت ضروری ہے۔ اگر تو مسلمان اقوام اپنی فلاح بھی اسی طرح چاہتے ہیں۔ جس طرح دنیا کی دوسری اقوام تو اس جذبہ کے پیدا کرنے کی ضرورت نہیں۔ دنیاوی ترقی کے قوانین دنیا میں موجود ہیں۔ اور مغرب نے ان کے سامنے ایسی ترقیوں کی راہیں کھول کر رکھ دی ہیں۔ مسلمان بھی ان کے نقش قدم پر چل کر وہ کامیابیاں حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر مسلمان یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ان کی راہ دنیا کی راہ سے الگ ہے۔ اور ان کی ہستی کی بنیاد دنیا کے عام طریقوں سے الگ اعلائے کلمۃ الحق پر ہے۔ تو ان کو اسی کے لئے اور صرف اسی کے لئے جینا پڑے گا۔ ان کو اپنی تمام قوتیں اسی ایک مرکز پر جمع کرنی۔ اور اپنی تمام جدوجہد کو اسی ایک مدعا کے حصول کے لئے وقف کرنا پڑے گا۔ انہیں اس چیز کو دنیاوی جاہ و حشمت کے حصول کا آلہ کار نہیں بلکہ اسے اپنا مقصد وحید بنانا ہوگا۔ جب بھی وہ اس ارادہ سے کوئی قدم اٹھائیں گے۔ تو اللہ تعالےٰ ان کے ساتھ ہو جائے گا۔ اور دنیا کی جاہ و حشمت ان کے پیچھے پیچھے ہو لیگی۔

میٹرک پاس کلرکوں کی ضرورت

دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں دو اسامیاں کلرکوں کی خالی ہیں۔ ان کو پُر کرنے کے لئے دو میٹرک پاس کلرکوں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ تیس روپے ماہوار اور کم از کم چوبیس روپے الاؤنس ملے گا۔ خواہشمند احباب درخواستیں پرائیویٹ سیکرٹری رتن باغ کے نام ارسال کریں۔

قائمقام پرائیویٹ سیکرٹری

اعلانات نکاح

(۱) میرے چھوٹے بھائی شیخ محمد خورشید صاحب سٹینو گرافر محکمہ ریلوے ولد شیخ اللہ داد صاحب مرحوم شیخ قانونگو ساکن وڈالہ بانگر ضلع گورداسپور حال کراچی کے نکاح کا اعلان عزیزہ امۃ الوہاب صاحبہ سلمہا دختر شیخ عبدالرحمٰن صاحب حال نائب تحصیلدار تاندلیانوالہ ضلع لائل پور خلف حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب مرحوم رئیس حاجی پور ریاست کپورتھلہ بالعوض گیارہ صد روپیہ محترم و مکرم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ نے رتن باغ لاہور میں ۲/۱۱/۴۸ کو فرمایا۔ احباب سے اس تعلق کو جو بطفیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام قائم ہوا ہے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: شیخ محمد یعقوب احمدی کول مرچنٹ خوشحال داس روڈ کراچی

(۲) الحاج مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مبلغ افریقہ نے عزیز سید تجمل حسین صاحب کا نکاح بحق مہر مبلغ ۵۰۰ روپیہ ہمراہ عزیزہ سیدہ عشرت بیگم صاحبہ بنت سید مراد علی شاہ صاحب رئیس مالو مہے تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ مورخہ ۲۹/۱۰/۴۸ بمقام مالو مہے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ جانبین کے لئے موجب خیر و برکت ہو۔ آمین

سید محمد حسین احمدی آفس قانونگوئی سیالکوٹ

اسلامی تعلیم

از مکرم غلام باری صاحب سیف واقف زندگی

(1)

نوائے وقت مورخہ ۲۲ نومبر میں محمد انور صاحب طارق کا ایڈیٹر کے نام ایک خط چھپا ہے۔ جس میں انہوں نے موجودہ وقت کی دو برائیوں کا رونا رویا ہے۔ اور یہ خواہش کی ہے کہ کوئی ان مسائل کا اسلامی حل پیش کرے۔ طارق صاحب کو بھی اس چیز کا یقین ہے کہ اسلام میں ہی الواقعہ ان کے جملہ مسائل کا بہترین حل ہوگا۔ اور حقیقت یہی ہے کہ خداوند علیم و قدیر نے اسلام کے ذریعہ ہماری جملہ شعبہ ہائے زندگی میں راہ نمائی کی ہے۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ ہمارے عوام مسلمانوں کو یا تو اس راہ نمائی کا علم ہی نہیں ہے۔ اور یا وہ مغربیت کے ایسے دلدادہ ہوگئے ہیں۔ کہ وہ اپنی ہر مشکل کا حل مغربی قانون میں ہی ڈھونڈتے ہیں۔ اگر ہمارا خدا پر زندہ یقین ہے اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو سچے معنوں میں خاتم النبیین یقین کرتے ہیں۔ تو ہمیں یہ باور کرنا پڑے گا۔ کہ جو تعلیم خدا نے اس آخری شریعت کے ذریعہ سے ہمیں دی ہے۔ وہ ہر حالت میں ہماری راہ نمائی کرتی ہے۔ خواہ دنیا کتنی ہی نام نہاد تہذیب میں ترقی کر جائے خدا اس دنیا کا پیدا کرنے والا بھی ہے۔ اور اس کے نظام کے چلانے والا بھی ہے۔ اس کے بتلائے ہوئے طریق میں ہی ہماری اور دنیا کی نجات مضمر ہے۔ ہمیں غیر کے دستر خوان کے ٹکڑے چننے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ ہمیں خود اسکو اس وسیع دستر خوان پر بلانا چاہیئے یہ حقیقت ہے کہ آجکل ایک مصنوعی معاشی مشکل ہمارے ملک میں جو ان ذخیرہ اندوزوں نے پیدا کر رکھی ہے۔ اگر یہ حقیقی مسلمان ہوتے۔ اور انہیں خدا اور اسکے رسول سے محبت ہوتی تو کس طرح اس مکروہ فعل کو روا رکھتے۔ کہ جس کے متعلق نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

"عن عمر عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال الجالب مرزوق والمحتکر ملعون"

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنی تجارت کو چلتی پھرتی رکھتا ہے وہ خدا تعالےٰ کے فضل کو جذب کرنے والا ہے۔ لیکن وہ شخص جو مہنگائی کے دنوں میں غلے کو روک کے رکھتا ہے تاکہ اسے مہنگا کر کے بیچے اسپر خدا کی لعنت ہے۔

دوسری حدیث ہے۔

"من احتکر طعاماً اربعین یوماً یرید به الغلاء فقد برئ من الله وبرئ الله منه"

کہ جو کوئی شخص غلہ کو مہنگائی کے دن میں چالیس دن بھی روکتا ہے۔ تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ اس شخص کا اللہ تعالےٰ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور اللہ کا اس سے نہیں ہے یہاں لفظ احتکار ہے۔ جس کے معنے ہیں کسی چیز کو روک کے رکھنا تاکہ جب مہنگی ہو اسے بیچے (منجد) تو سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کس قسم کا سٹور کرنا جائز ہے۔ اور کس قسم کا نہیں۔ اور کن اوقات میں جائز ہے۔ اور کن اوقات میں ممنوع تو اسکے لئے ذیل کا ایک حوالہ امید ہے کہ کافی ہوگا۔

"قوله من احتكر۔ الاحتكار المحرم هو فی الاوقات خاصة بان یشتری الطعام فی وقت الغلاء ولا یبیعه فی الحال بل یدّخره لیغلو فاما اذا جاء من قریة او اشتراه فی وقت الرخص وادّخره وباعه فی وقت الغلاء فلیس باحتكار ولا تحریم فیه واما غیر الاقوات فلا یحرم الاحتكار فیه بكل احوال۔"

(حاشیہ مشکوٰۃ جز اول صـ ۲۲۶)

یعنی جو ذخیرہ اندوزی حرام ہے وہ خاص اوقات میں ہے۔ ایک یہ کہ مہنگائی کے دنوں میں خریدتا ہے (ظاہر ہے کہ مہنگائی کی وجہ اس چیز کی عام مانگ ہے۔ یعنی جب لوگوں کو عام ضرورت ہو) اور پھر یہ یقین کہ ادھر گندم خریدی ادھر تھوڑا سا منافع لے کر جیسا کہ منڈیوں میں روزمرہ ہوتا ہے اسے بیچ دے۔ بلکہ وہ ذخیرہ کرتا ہے۔ تاکہ خوب بھاؤ چڑھ جائے۔ یعنی منڈی سے جنس کو خرید کر غائب کر لیتا ہے۔ یہ ذخیرہ اندوزی حرام ہے۔ لیکن اگر سستے ایام میں اسکو خریدتا ہے۔ جبکہ جنس عام ہے پبلک کو اسکے غائب ہونے کی شکایت نہیں ہے۔ اور پھر جب بھاؤ بڑھنے لگتا ہے۔ تو اسکو بیچتا ہے۔ تو یہ ذخیرہ حرام نہیں ہے۔ اور یہ ذخیرہ اندوزی جو ممنوع ہے۔ یہ صرف اشیائے خوردنی میں ہے۔ دوسری چیزوں میں نہیں ہے

اب حدیث اور حاشیہ سے یہ چیز بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ ناجائز ذخیرہ اندوزی صرف ان صورتوں میں ہے جبکہ پبلک کو ضرورت ہے ملک کو ضرورت ہے لیکن یہ ذخیرہ چھپا کر بیٹھا ہوا ہے کہ میں خوب رقم کماؤں یا خود ایسے دنوں میں خرید لیتا ہے جبکہ اشیائے خوردنی کا بھاؤ چڑھ رہا ہے اور مہنگی ہیں تاکہ مصنوعی قلت کی صورت پیدا کر کے یہ ذخیرہ اندوز اپنے ہاتھ خوب رنگ سکیں تو یہ صورت بالکل ناجائز ہے بلکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کو "ملعون" قرار دیا ہے۔ جس کے معنے ہیں اللہ کی رحمت سے دور۔ بلکہ ایک اور حدیث میں ہے کہ جو ایسا ذخیرہ اندوز ہے خدا تعالےٰ اس کو جذام اور افلاس میں مبتلا کر دے گا۔ پس اگر کوئی فرد ایسا فعل کرتا ہے تو وہ قوم کے جسم پر ایک کوڑھ ہے اور قوم کے اندر ایک معاشی بحران پیدا کر کے وہ ملک اور قوم کے لئے کئی مصیبتیں پیدا کرتا ہے۔ ملک کے اندر بے اطمینانی کی لہر دوڑ جاتی ہے جس کے نتائج کئی دفعہ سخت مہلک ہوتے ہیں اور ایسے لوگ نہ صرف اپنی عاقبت خراب کرتے ہیں بلکہ ملک کو بھی کئی پریشانیوں میں مبتلا کرتے ہیں پس اس کا حل صرف اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ مسلمان اسلام کی طرف رجوع کریں قال اللہ و قال الرسول کو ہی مطمح نظر بنائیں۔ لیکن جیسا کہ خط نویس صاحب نے لکھا ہے "حکومت بار بار نوٹس دے چکی ہے بار بار اپیل کر چکی ہے لیکن ہنوز روز اوّل والا معاملہ ہے اور حکام کی چیخ و پکار صدا بصحرا ثابت ہو رہی ہے"۔ تو عرض ہے کہ ان خرابیوں کی اصلاح اسی قسم کی حکومت کر سکتی ہے جو حکومت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھی اور جسے صحابہ نے اپنے قلوب میں جگہ دی تھی اور مجھے اس حق گوئی کی اجازت دیجئے گا کہ یہ حکومت مامور من اللہ کو ہی عطا کی جاتی ہے۔ کسی مسجد کے ملا کو نہیں۔ خویش پروری کے متعلق ان شاء اللہ قال الرسول کی روشنی میں کل کی صحبت میں عرض کروں گا۔" وما علینا الا البلاغ

حدیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم

خدا تعالےٰ سے مغفرت طلب کرتے رہو

ترجمہ از حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضؓ

حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں اللہ تعالےٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ اور اس کے حضور توبہ کرتا ہوں۔ ایک ایک دن میں ستر ستر مرتبہ سے بھی زیادہ۔ (مسلم)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

استغفار کی اہمیّت

"انسان کی روحانی زندگی استغفار سے ہے۔ جس کے نالے میں ہو کر حقیقی چشمہ انسانیت کی جڑھوں تک پہونچتا ہے۔ اور خشک ہونے اور مرنے سے بچا لیتا ہے۔ جس مذہب میں اس فلسفہ کا ذکر نہیں وہ مذہب خدا تعالےٰ کی طرف سے ہرگز نہیں۔ اور جس شخص نے نبی یا رسول یا راستباز یا پاک فطرت کہلا کر اس چشمہ سے مونہہ پھیرا ہے۔ وہ ہرگز خدا تعالےٰ کی طرف سے نہیں۔ اور ایسا آدمی خدا تعالےٰ سے نہیں بلکہ شیطان سے نکلا ہے۔ کیونکہ شیط مرنے کو کہتے ہیں۔ پس جس نے اپنے روحانی باغ کو سرسبز کرنے کے لئے اس حقیقی چشمے کو اپنی طرف کھینچنا نہیں چاہا۔ اور استغفار کے نالے کو اس چشمے سے لبالب نہیں کیا۔ وہ شیطان ہے یعنی مرنے والا ہے کیونکہ ممکن نہیں ہے۔ کہ کوئی سرسبز درخت بغیر پانی کے زندہ رہ سکے۔ ہر ایک متکبر جو اس زندگی کے چشمہ سے اپنے روحانی درخت کو سرسبز کرنا نہیں چاہتا۔ وہ شیطان ہے اور شیطان کی طرح ہلاک ہوگا۔ کوئی راستباز نبی دنیا میں نہیں آیا جس نے استغفار کی حقیقت سے مونہہ پھیرا۔ اور اس حقیقی چشمے سے سرسبز ہونا نہ چاہا۔ ہاں سب سے زیادہ اس سرسبزی کو ہمارے سید و مولےٰ ختم المرسلین فخر الاولین والآخرین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مانگا۔ اس لئے خدا نے اسکو اس کے تمام ہم منصبوں سے زیادہ سرسبز اور معطر کیا۔" (نور القرآن بابت جون جولائی اگست ۱۸۹۵ء)

ولادت

بروز بدھ مؤرخہ ۱۸ نبوت کی رات ساڑھے گیارہ بجے سیدنا المصلح الموعود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے محبی اخویم خواجہ محمد عبد الغنی صاحب بی۔ اے آرمی ہیڈ کوارٹرز پاکستان راولپنڈی کو پہلا فرزند عطا فرمایا۔ احباب کرام بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے التماس ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ نو مولود کو مسعود اور خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔

خاکسار غلام محمد ثالث سیکرٹری مال و فنانشل سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ لاہور (حلقہ سول لائن)

مکتوب بیروت

لبنان - ایک عرب ملک جسکا صدر عیسائی ہے!

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مولوی فاضل مبلغ شام)

ماہ ستمبر میں عاجز تین دنوں کے لئے شام سے لبنان گیا۔ اس سفر میں لبنان کے متعلق جو معلومات حاصل ہوئیں وہ قارئین الفضل کے لئے تحریر کرتا ہوں۔

ملک لبنان کو عربی حکومتوں میں جغرافیائی اور تعلیمی لحاظ سے اہم پوزیشن حاصل ہے۔ گو یہ چھوٹا سا ملک ہے مگر کسی ملک کی اہمیت اس کے رقبہ اور آبادی پر ہی نہیں ہوا کرتی۔ بلکہ بسا اوقات محل وقوع بھی کسی ملک کی اہمیت کو بڑھا دینے کا موجب بن جایا کرتا ہے۔ ملک لبنان جغرافیائی لحاظ سے خاص پوزیشن رکھتا ہے۔ بوجہ بحر ابیض کے ساحل پر واقع ہونے کے اس کا اتصال بعض یورپین ممالک کے ساتھ ہو گیا ہے۔

آبادی | لبنان کی آبادی دس لاکھ پچیس ہزار دو سو ۴۶ اشخاص نفوس پر مشتمل ہے۔ جس کی تقسیم یوں کی گئی ہے

۱۲۲۵۹ ۵ افراد کی زندگی کا انحصار زراعت پر ہے۔

۱۹-۳۵ افراد اور تجارت اور صنعت پر گذارہ کرتے ہیں

۱۹۲۷۴۰ افراد ملازم پیشہ ہیں۔

۳۰۱۲۲۵ افراد کی عمر ۱۵ سال سے کم ہے۔

پیمائش | اس کا رقبہ چار ہزار مربعہ میل ہے جسے تین طرح پر تقسیم کیا جاتا ہے۔ ا۔ پہاڑی زمین۔ ب۔ ایسی پہاڑی زمین جس میں زراعت کے لئے بعض مقامات پر مٹی پائی جاتی ہے۔ ج۔ قابل زراعت اراضی یعنی جسے زراعت کے لئے تیار کیا جا سکتا ہے۔ عموماً طور پر لبنان زراعتی ملک نہیں ہے۔ اس لئے لبنان بیرونی ممالک کا محتاج ہے۔ شمال سے جنوب تک لبنان بلند پہاڑیوں سے گھرا ہوا ہے۔ اور لبنان کا مشرق تو طویل پہاڑی سلسلہ بنے ہوئے ہے۔

معاشیات و اقتصادیات | لبنان ایک صنعتی ملک ہے۔ یہاں ریشم۔ اون۔ سوت کے کارخانے ہیں۔ علاوہ ازیں چمڑہ، رنگائی، صابون۔ دیاسلائی، سیمنٹ تیار کرنے کے کارخانے بھی ہیں۔ پیٹرول کی صفائی کے لئے ایک "REFINERY" بھی ہے۔ بوجہ انگور کی کثرت کے شراب بنانے کے کارخانے کثرت سے ہیں۔ مقامی حکومت کو اس بات کا فخر ہے۔ کہ اس نے شراب کی صنعت کو توسیع دے کر لبنان کو برآمد کرنے والا ملک بنا دیا ہے زیتون کے تیل نکالنے کے بھی کارخانے ہیں جو یہاں کی خاص پیداوار ہے۔ جس قسم کا صاف تیل یہاں نکالا جاتا ہے۔ وہ کسی جگہ بھی نہیں نکالا جاتا۔ اس لئے لبنان کے تیل کی مانگ زیادہ ہوتی ہے۔ اور دوسرے ممالک کو بھی بھیجا جاتا ہے۔ ایک پہاڑی ملک ہونے کی وجہ سے آب و ہوا خوشگوار ہے۔ مندرجہ ذیل "HILL STATIONS" یہاں پائے جاتے ہیں

(۱) عالیہ (۲) صوفر (۳) حمدون (۴) شتورہ (۵) فالوغا (۶) صنتور (۷) الشوبر (۸) حمانا (۹) سوق الغرب (۱۰) البشری (۱۱) اهدن (۱۲) حصرون (۱۳) برمانہ (۱۴) بیت مری (۱۵) دوما (۱۶) بکفتا (۱۷) بکفیا (۱۸) بیت شباب (۱۹) عین زحلتا (۲۰) جبہ زین (۲۱) دلیفون (۲۲) سیر (۲۳) دیر القمر (۲۴) العقلین (۲۵) میروبہ۔ مندرجہ بالا صحت افزا مقامات میں سے پہلے پانچ مقامات ایام گرما میں بڑے شہروں کی حیثیت اختیار کر لیتے ہیں۔ اور یہاں امیر طبقہ میں سے عرب ممالک کے اکثر وزراء۔ زعماء اور تجار رہائش اختیار کرتے ہیں۔ ان مقامات میں خاص ترتیب سے وسیع اور کشادہ سڑکیں بازار اور Cinema موجود ہیں۔ سردیوں میں یہ رونق نہیں رہتی۔ اہل لبنان ان صحت افزا مقامات سے کافی مالی فوائد حاصل کرتے ہیں اور عموماً بڑی کمپنیاں یہ کاروبار کرتی ہیں۔ اس سے ملک کی اقتصادی حالت پر خوشگوار اثر پڑتا ہے۔ اور بعض لوگ سال کا اندوختہ اس ذریعہ سے حاصل کر لیتے ہیں۔

بیروت کی بندرگاہ میں مختلف ممالک کا سامان یہاں اتارا جاتا ہے۔ جس سے لبنان کا نادار طبقہ فائدہ حاصل کرتا ہے اور حکومت کسٹم حاصل کرتی ہے۔

پیداوار | پھلوں میں سے انگور، ناشپاتی۔ سیب۔ سنگترہ۔ لیموں۔ چلغوزہ۔ اخروٹ۔ بادام۔ پستہ کثرت سے ہوتا ہے گندم نہ ہونے کے برابر ہے۔ پیاز کثرت سے ہوتا ہے۔

تعلیمی حالت | ماہرین تعلیم کے اندازہ کے مطابق مشرق میں سب سے زیادہ تعلیم یافتہ ملک لبنان ہے۔ سرکاری رپورٹ کے مطابق ۹۰ فی صدی اشخاص تعلیم یافتہ ہیں۔ لبنان میں مدارس کی مجموعی تعداد ۱۸۸۳ ہے۔ جس میں سرکاری پرائیویٹ اور بیرونی مدارس بھی شامل ہیں۔ صرف فرانسیسی انگریزی۔ امریکن مدارس کی تعداد تین صد ۳۰۰ ہے امریکن یونیورسٹی سند دیکر تارے پر خوشنما منظر پیش کرتی ہے لبنان کے کالجوں میں مخلوط تعلیم کا رواج ہے جس کے نتیجہ میں جنسی خرابیاں اور بیماریاں روز بروز زیادتی پر ہیں۔

راقصات اور مغنیات (ناچنے اور گانے والی عورتیں) اور ممثلات (ایکٹرس) کی بہتات ہے۔ عرب ممالک کا نوجوان طبقہ صرف لہو و لعب کے لئے لاکھوں پونڈ لبنان میں آکر خرچ کرتا ہے۔

مسلمان اور عیسائی لڑکیوں میں کوئی پہچان نہیں ہے اس کے بالمقابل ملک شام میں کسی قدر شناخت پائی جاتی ہے۔ اور مذہبی اثر بھی موجود ہے۔

جنسی خرابیوں کی ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ گذشتہ سال ملک شام میں پارلیمنٹری انتخاب کے لئے دمشق کے ایک محلہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہم اس وقت تک اس انتخاب میں شامل نہیں ہو سکتے۔ جب تک حکومت عورتوں کی بدکاری کا اڈہ یہاں سے نہ اٹھا دے اور اس بڑھتی ہوئی لعنت کو دور نہ کیا جائے۔ اس اڈہ میں ۳۰۰ لبنانی عورتیں تھیں۔ شامی گورنمنٹ نے لبنانی گورنمنٹ کو تحریر کیا کہ آپ اپنی یہ رعایا واپس منگوا لیں اس پر لبنانی گورنمنٹ کے محکمہ اطلاعات نے اعداد و شمار مہیا کرتے ہوئے شامی گورنمنٹ کو تحریر کیا۔ کہ آپ پہلے اس قسم کی پانچسو (۵۰۰) شامی عورتوں کو لبنان سے منگوا لیں تاکہ باہمی تبادلہ معاہدت کے اصولوں پر ہو سکے۔

علمی سوسائٹیاں | عربی زبان کی جو خدمت اہل لبنان نے کی ہے۔ اس کے سامنے تمام عرب ممالک سرنگوں ہیں۔ مشہور عربی معاجم "ڈکشنریاں" اہل لبنان نے ہی مرتب کی ہیں۔ اہل لبنان میں صحافت نگاری کا مادہ قدرتی طور پر زیادہ پایا جاتا ہے۔ اور اس خوبی کے قائل تمام عرب ممالک کے ادباء ہیں۔ حال ہی میں عرب لیگ کی طرف سے اخباری نمائندوں کا جو وفد مجلس اقوام میں بھیجا گیا ہے اس کے رئیس الوفد استاد محی الدین نصولی ہیں جو بیروت کے سب سے بڑے اخبار "بیروت" کے ایڈیٹر ہیں۔ پھر مشرق میں سب سے بڑا اور قدیم عربی روزنامہ "الاہرام" کا ایڈیٹر بھی لبنانی ہے۔ کثیر الاشاعت ہفتہ واری مجلہ "المصور" اور ماہوار مجلہ "الہلال" کے ایڈیٹر لبنانی ہیں۔ یہاں مشہور علمی سوسائٹیاں مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) جمعیت الادیب (۲) دار العلم للملایین (۳) دار المکشوف (۴) دار الکتاب (۵) نادی الثقافی العربی (۶) الندوۃ اللبنانیۃ ان میں سے صرف دار العلم للملایین اسلامیات کے موضوع پر کتب تصنیف کرتا ہے۔ اس کے علاوہ دوسری بہت سی علمی سوسائٹیاں ملک میں موجود ہیں۔

صحافت | جس روز خاکسار بیروت میں وارد ہوا۔ اس روز بیروت کے المشرق روزنامہ کی خبر کے مطابق لبنان میں ۷۶ اخبارات شائع ہوتے ہیں گو ملکی حالات کے مطابق اس میں کمی ہوتی رہتی ہے۔ صرف عربی زبان میں روزانہ ۴۵ اخبارات شائع ہوتے ہیں۔ تین روزانہ فرانسیسی زبان میں۔ آرمینی زبان میں روزانہ جرائد نو ۹ ہیں۔ باقی مختلف رسالجات شائع ہوتے ہیں۔ اخبارات کو پبلک کی آواز کہا جاتا ہے۔ لبنانی اخبارات کی زبان تمام عرب ممالک سے ترقی یافتہ ہے۔ مگر خیالی افسانوں میں مصری زبان ترقی یافتہ ہے۔

مشہور شہر | لبنان کا سب سے بڑا شہر بیروت ہے آبادی گنجان اور رات دن ٹریفک چلتی ہے۔ موٹریں یہاں کثرت سے ہیں۔ خوبصورت سڑکیں اور بلند عمارات کی وجہ سے بھی یہ شہر مشہور ہے۔ مدارس اور کالجوں کی کثرت کی وجہ سے اس کو ام العلوم کہا جاتا ہے۔ بندرگاہ ہونے کی وجہ سے تجارت میں ترقی یافتہ ہے۔

(۲) طرابلس میں باغات سنگترہ کے کثرت سے ہیں۔ آبادی گنجان ہے۔ مشہور عربی جنگجو شخصیت فوزی قاوقجی اسی شہر کے ہیں۔ آپ شام و لبنان کی فوج کی کمان کر رہے ہیں علاوہ ازیں صیدا، صور۔ زحلہ۔ بعلبک بھی اچھے شہر ہیں۔ بعلبک میں مشہور قدیم تاریخی قلعہ پایا جاتا ہے۔ جس میں سورج کی پرستش کی جاتی تھی۔ آج اس قلعہ کی حوادث زمانہ نے اینٹ سے اینٹ بجا دی ہے۔

عام سیاسی معلومات | تمام عرب ممالک کے بادشاہ اور پریزیڈنٹ مسلمان ہیں۔ مگر صرف ملک لبنان کا پریزیڈنٹ عیسائی ہے۔ جب سے فرانسیسی گورنمنٹ نے شام میں اپنے قدم رکھے اہل شام نے ان کو آرام سے بیٹھنے نہیں دیا۔ آج سول نافرمانی کی جا رہی ہے۔ کہیں فرانسیسی افسروں کو گولی کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ خفیہ اشتہارات شائع کر کے ملک کے لوگوں کو فرانسیسیوں کے خلاف ابھارا جا رہا ہے۔ مقصد کہ تاہ شامیوں نے ان کو آرام سے بیٹھنے نہیں دیا۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ اہل شام سخت متعصب واقع ہوئے ہیں۔ اور حب الوطنی کا جذبہ ان میں کما حقہ موجود ہے۔ علماء کی کثرت ہے۔ اور مساجد چپہ چپہ پر موجود ہیں۔ اس سے عوام کو جلد مشتعل کیا جا سکتا ہے۔ عیسائی مشنریوں کو مصر۔ لبنان میں کامیابی ہوئی مگر شام میں بالکل کامیابی نہیں ہوئی۔ اور مسلمانوں نے اسلامی تمدن کو بھی وہاں قائم رکھا۔

جب فرانسیسی گورنمنٹ نے یہ دیکھا تو اس نے ملک شام کی کثیر آمدنی لبنان کے لئے خرچ کرنی شروع کر دی۔ اور دوسری طرف لبنان کے بعض عیسائی نوجوانوں کو پیرس میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے بھجوا دیا گیا جس کا مقصد یہ تھا۔ کہ عیسائیوں کو سیاسی اور قومی زندگی میں مسلمانوں سے ترقی دی جائے اور مسلمان صرف دستخط جاننے تک ہی محدود رہیں۔ دوسری طرف شام، فلسطین۔ مصر کے عیسائیوں نے لبنان میں داخلہ شروع کر دیا۔ اور وہاں رہائش اختیار کر لی اس طریقہ سے بھی لبنان میں کثرت عیسائیوں کی نہ ہو سکی۔ تب فرانسیسی گورنمنٹ نے ایک قانون بنایا کہ تمام وہ لبنانی باشندے جو امریکہ کی مختلف "States" ریاستوں میں آباد ہیں۔ وہ اپنے اور بیوی بچوں کے نام لبنانی رعایا میں لکھوائیں۔ اسی طرح کی دھینگا مشتی سے لبنان میں اکثریت عیسائیوں کی قرار دی گئی اور اساسی قانون یہ بنایا گیا۔ کہ لبنان کا پریزیڈنٹ عیسائی ہو اور وزیر اعظم مسلمان چنانچہ موجودہ پریزیڈنٹ بشارۃ الخوری ہیں۔ اور وزیر اعظم ریاض بک صلح ہیں۔ موجودہ وزیر اعظم بہت قابل آدمی ہیں۔ اگر لبنان کے مسلمانوں نے اپنے آپ کو نہ سنبھالا تو خطرہ ہے کہ لبنان کے عیسائی بیرونی ممالک کے عیسائیوں کی مدد اور اثر و رسوخ سے لبنان کو عیسائیوں کا قومی گھر بنانے کا مطالبہ کریں گے۔ اور دراصل یہ مطالبہ کیا بھی جا چکا ہے۔ مگر موجودہ چپقلش کی وجہ سے اس مطالبہ کو دبا دیا گیا ہے۔ اور اگر اس مطالبہ کو دوبارہ دہرا دیا گیا۔ تو عرب ممالک کا امن برباد ہو جائے گا۔ کیونکہ ابھی تک تو فلسطین کی مصیبت کا ہی حل نہیں ہو سکا۔

اعلان

صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور مولوی غلام باری صاحب واقف زندگی اور چوہدری احمد مسعود ولد ظفر اللہ خان صاحب سلسلہ کے ایک کام کے سلسلہ میں ۲۵ ماہ حال سے ضلع سیالکوٹ کا دورہ شروع کریں گے۔ احباب جماعت ان سے سرگرم تعاون فرمادیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ)

ابطال کفارہ از روئے تورات

(از مکرم جناب محمدؐ ابراھیم صاحب خلیل مبلغ فری ٹاؤن مغربی افریقہ)

ابطالِ کفارہ یسوع پر پہلی دلیل :-

(۱) خروج باب ۳۲ تا ۳۴ میں لکھا ہے کہ جب حضرت موسیٰؑ پہاڑ پر تھے تو پیچھے قوم نے ایک بچھڑہ ابت بنا لیا اور اس کی پوجا کی۔ خدا نے موسیٰؑ کی قوم پر غضب نازل کرنا چاہا۔ تب حضرت موسیٰؑ نے قوم کو کہا کہ شریر سرداروں کو قتل کر دو اور میں خداوند کے پاس جا کر تمہارے گناہوں کا کفارہ کروں اور کہا کہ اے خدا میں تیری منت کرتا ہوں کہ تو ان کے گناہ معاف کر یا مجھے میٹ دے۔

اب دیکھئے حضرت موسیٰؑ نے پیاری قوم کے بھاری گناہ کے ازالہ کے لئے معافی کی تجویز پیش کی یا میٹ دے کی۔ خدا نے فرمایا جس نے میرا گناہ کیا ہے اس کو میٹ دوں گا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ کفارہ کی تجویز باطل اور خدائی قانون میں نامنظور ہے۔

(۲) استثناء باب ۹ جب قوم نے سخت گناہ کئے اور قابل عذاب ہو گئی تو موسیٰؑ نے چالیس دن رات دعائیں کیں۔ روزہ رکھا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک بزرگ نبی کی دعا اور سفارش سے قوم بچی نہ کہ کفارہ کا باطل عقیدہ رکھنے سے

(۳) پیدائش ۲۰ آیت ۷ سے صاف پتہ لگتا ہے کہ نبی کی دعا شفاعت کرتی ہے۔ کسی خاص کفارہ کی ضرورت نہیں۔

(۴) سلاطین ا ۳ حضرت سلیمان نے ایک لمبی دعا مانگی ہے۔ جس کے جواب میں خدا تعالےٰ کہتا ہے میں نے تیری دعا اور مناجات سنی۔ اگر تو میرے حضور ...... راستی اور صداقت سے چلا ...... تو میں تیری سلطنت کا تخت بنی اسرائیل میں ہمیشہ قائم رکھوں گا۔ خدا نے راستی اور صداقت کو ہمیشہ تخت قائم رکھنے کا ذریعہ بتلایا ہے نہ کہ کفارہ کو جو سراسر باطل عقیدہ ہے۔

(۵) تواریخ ۲ باب ۷ میں مذکور ہے ۔ اگر میرے لوگ اپنے تئیں عاجز کریں اور دعاء مانگیں اور میرا منہ ڈھونڈیں اور اپنی بری راہوں سے پھریں تو میں آسمان پر سے سنونگا اور ان کی خطا بخشوں گا ۔ ان آیات میں خطا معاف کرنیکا ذریعہ صرف خدا کی طرف توجہ عاجزی کرنا۔ دعا کرنا اور بری راہوں کو چھوڑنا لکھا ہے۔ کفارہ کا کہیں ذکر نہیں لہٰذا کفارہ باطل ہوا۔

یہ خدا کا کلام ہے جو بائبل میں موجود ہے جس کو مسیحی سچا مانتے ہیں حالانکہ ان کے عقیدہ (۲) کے موجب کفارہ کے سوائے معافیٔ گناہ کا اور کوئی ذریعہ ہی نہیں،

کفارہ کی تائید میں یسوع کا یہ قول پیش کیا جاتا ہے۔

(۱) اچھا گڈریا میں ہوں ...... وہ اپنی بھیڑوں کے لئے جان دیتا ہے (۲) کھاؤ یہ میرا بدن ہے اور پیو یہ میرا لہو ہے جو بہتوں کے گناہوں کی معافی کا کفارہ ہے۔

حالانکہ ان ہر دو حوالہ جات سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ وہ تمام جہان کے گناہوں کے بدلے سزایاب ہو گئے بلکہ یہ عام کلام ہے۔ .. تمام جہان کے ایمانداروں کا ذکر نہیں بلکہ بھیڑ کا لفظ ہے یعنی وہی لوگ بنی اسرائیل میں سے جو اس کے مدنظر تھے۔

وہ خود فرماتے ہیں " میں بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کی طرف نہیں بھیجا گیا (متی)

یرمیاہ نبی باب ۳۱ آیت ۳۴ " خدا کہتا ہے کہ میں ان کی بدکاری کو بخش دوں گا اور ان کے گناہ کو یاد نہیں کروں گا "

ساری بائیبل کا مطالعہ کرنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ کئی دفعہ قوم کے گناہ ان کی توبہ اور نبی کی دعا اور سفارش کے نتیجہ میں معاف ہوتے ہیں کفارہ کا تو ساری کتاب میں کہیں ذکر نہیں

بعض قدیم یسوعی فرقوں کے نزدیک مسیح یسوع صلیبی موت سے بچ کر چالیس دن زمین پر پھرتے رہے۔ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ کفارہ کی ضرورت ہی نہیں۔ کفارہ ماننے سے تو مسیح کو لعنتی ماننا پڑتا ہے حالانکہ وہ ہرگز لعنتی موت نہیں مرے۔

اگر کفارہ ہے تو دعا التجا کرنا عبث ہے نہ ہی کفارہ کے واسطے کوئی تاریخی شہادت ہے اگر ہے تو پیش کی جائے۔ دیدہ باید۔

نجات صرف خدا کے فضل پر موقوف ہے اور فضل کو جذب کرنے کا ذریعہ دعا، عبادت اور اعمال صالحہ ہیں۔

اے خدا قادر مطلق تو آپ ہی مردہ پرستی کی زہر کو دور فرما اور اپنا عرفان بخش آمین

سکینہ بی بی زوجہ عبداللہ سکنہ قادیان کے ورثاء کہاں ہیں

مسمّی عبداللہ صاحب جو نسا دات سے پیشتر قادیان کے کسی کارخانہ میں کام کرتے تھے اور ان کا اصل وطن کریام ضلع جالندھر تھا۔ ان کی بیوی مسماۃ سکینہ بی بی بنت غلام محمدؐ سکنہ باڑے وال ضلع گورداسپور، قوم فقیر، ذات راجپوت فسادات کے ایام میں اپنے رشتہ داروں سے بچھڑ چکی ہیں اور اب تک ان کے کسی رشتہ دار کا پتہ نہیں چل سکا۔ سکینہ بی بی اس وقت ضلع سیالکوٹ میں مقیم ہے۔ اس کے بھائی کا نام جان محمدؐ اور چچا کا نام نور محمدؐ ہے۔ سکینہ بی بی کی ایک آنکھ بیٹھی ہوئی ہے نظر کمزور ہے سو اگر عبداللہ صاحب یا اس کے کوئی دوسرے رشتہ دار اس اعلان کو پڑھیں تو فوراً سکینہ بی بی کو لے جانے کے لئے سید ناظر حسین صاحب کالووالی خورد ڈاکخانہ قلعہ سوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ کو مل کر پتہ کریں ؟

خاکسار مرزا بشیر احمد آف قادیان، رتن باغ لاہور ۲۴/۱۱/۴۸

پیشہ ور صاحبان توجّہ فرمائیں!

ربوہ کی آبادی کے لئے ہر قسم کے پیشہ وروں کی ضرورت ہے

(۱) اس سے قبل ربوہ کی آبادی کے لئے پیشہ ور صاحبان کے متعلق اعلان کیا جاتا رہا ہے اور اس اعلان کے نتیجہ میں متعدد معماروں اور نجاروں اور لوہاروں وغیرہ کی طرف سے درخواستیں موصول ہوئی ہیں جو ربوہ کے مرکز میں دوکان کرنا چاہتے ہیں یہ سب درخواستیں زیرِ غور ہیں اور عنقریب ان کے متعلق فیصلہ کیا جائے گا۔

(۲) اسی تعلق میں یہ اعلان بھی کیا جاتا ہے کہ ابھی تک موصولہ درخواستوں کی تعداد کافی نہیں ہے مزید پیشہ وروں کو فوری توجہ دینی چاہئے اور خصوصاً ایسے پیشہ ور جو قادیان میں کام کرتے رہے ہیں۔ کیونکہ دیگر حالات برابر ہونے کی صورت میں ان لوگوں کو ترجیح دی جائے گی۔ ابھی تک زیادہ درخواستیں تعمیری کام سے تعلق رکھنے والے پیشہ وروں کی طرف سے آتی جا رہی ہیں۔ مگر ہمیں ہر قسم کے پیشہ وروں کی ضرورت ہے یعنی معمار، ترکھان اور لوہار کے علاوہ دھوبی، نائی، موچی، قصاب، سبزی فروش، پھل فروش اور عطار وغیرہ ہر قسم کے پیشہ ور درکار ہیں۔ ان سب کی طرف سے جلد از جلد درخواست پہنچ جانی چاہئے۔

(۳) یہ امر قابلِ صراحت ہے کہ تعمیری کام سے تعلق رکھنے والے پیشہ ور شروع میں زیادہ تعداد میں درکار ہوں گے مگر بعد میں عمارت کے کام کا رش (Rush) نکل جانے پر ان کی اس تعداد میں ضرورت نہیں رہے گی۔

سیکرٹری تعمیر کمیٹی ربوہ جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور

عہدیداران مقامی مطلع فرمائیں

براہ مہربانی ایسے تمام احباب کے اسماء سے نظارت بیت المال کو مطلع فرمایا جائے جنہوں نے ایک سال یا اس سے زائد عرصہ سے چندہ عام یا حصہ آمد باوجود آمد رکھنے کے ادا نہیں کیا۔ صرف ایسے احباب کے اسماء اور ماہوار آمد درکار ہے جنہوں نے چندہ عام یا حصہ آمد کے حساب میں کوئی بھی رقم ادا نہیں کی اور کہ جماعت مقامی نے ان سے وصولی چندہ کی کیا کیا کوششیں کیں اور اب وہ ادائیگی چندہ کے بارہ میں کیا کہتے ہیں۔ عہدیداران مقامی سے سیکرٹریان مال اس قسم کی رپورٹوں کے ایک ہفتہ کے اندر بھجوانے کی خاص سعی فرمائیں۔ نظارت بیت المال

حافظ عبدالرحمٰن صاحب انسپکٹر بیت المال متوجّہ ہوں

بذریعہ اعلان ہذا حافظ عبدالرحمٰن صاحب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ جہاں کہیں بھی ہوں فوراً دفتر بیت المال "ربوہ" ضلع جھنگ پہنچ جائیں۔ اگر کسی دوست کو حافظ صاحب کا علم ہو تو وہ یہ اطلاع ان تک پہنچا دیں۔

نظارت بیت المال

درخواستہائے دعاء

(۱) عزیزم ریاض قمر پندرہ یوم سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے احباب کرام اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں (چوہدری) کرامت اللہ بدوملہی

(۲) میری اہلیہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں۔ ان کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں

(جمعدار) منزافت احمدؐ راولپنڈی

دعائے مغفرت

امۃ اللہ صاحبہ اہلیہ عبدالقدوس صاحب بقضاء الٰہی آج مورخہ ۲۴ نومبر بوقت صبح ۶ بجے فوت ہو گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بعد نماز ظہر سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ مولانا جلال الدین صاحب شمس کی بھانجی تھیں۔ مرحومہ نے دو بچے چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مغفرت کرے اور بچوں کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

روہر کی آہنی اور کوئلے کی صنعتوں کی تولیت کا مسئلہ

آزاد انتخاب کے بعد جرمن حکومت انکے متعلق ضروری فیصلہ کریگی

لندن ۲۴ - نومبر (رویٹر سے) ایوان عام میں برطانیہ کی وزارت خارجہ سے یہ دریافت کیا گیا۔ کہ انہوں نے روہر کی آہنی اور کوئلے کی صنعتوں کے مستقبل کے بارے میں فرانسیسی اور دوسرے اتحادی ملکوں کی حکومتوں کے اس احتجاج کا کیا جواب دیا ہے جو انہوں نے اینگلو امریکی فوجی حکومت کے متعلقہ آرڈیننس کے خلاف کیا ہے۔ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر میک نیل نے کہا "اس ضمن میں حکومت برطانیہ اور حکومت فرانس میں جو مراسلت ہو چکی ہے۔ اسے عوام تک پہونچانے کی ضرورت نہیں۔ اس ضمن میں سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ مستقبل میں یہ صنعتیں کس کی ملکیت ہوں۔ فرانس کی حکومت نے بارہا اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ ان صنعتوں کو بچانے کی بہترین صورت یہ ہے کہ انہیں کسی نہ کسی شکل میں بین الاقوامی ملکیت میں لے لیا جائے۔ جب حکومت فرانس نے برطانوی حکومت کو لندن کے فیصلے تسلیم کرنے کی اطلاع دی تو اس میں بھی یہی کہا گیا تھا کہ فرانس کے نزدیک اس مسئلے کا بہترین حل بین الاقوامی ملکیت ہے۔ لیکن اس کے برعکس حکومت برطانیہ اپنے اس فیصلے پر قائم رہی۔ کہ ان صنعتوں کو کسی نہ کسی صورت میں پبلک ملکیت میں تبدیل کر دینا چاہیئے۔ ان صنعتوں کی ملکیت کے مسئلے کو زیادہ دیر ملتوی نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ یورپ کی بحالی کے پروگرام کی کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ ان صنعتوں کو تیزی کے ساتھ کام میں لایا جائے آج سے تقریباً دو مہینے پہلے فرانسیسی فوجی گورنر کو مطلع کر دیا گیا تھا۔ کہ موجودہ حالات کے پیش نظر برطانوی حکومت یہی چاہتی ہے کہ ان صنعتوں کی ملکیت کے مسئلے کو آزاد انتخابات کے بعد قائم ہونے والی جرمن حکومت کے سپرد کر دیا جائے۔ اس مسئلے کا یہ حل ہماری جمہوری روایات کے عین مطابق ہے۔ ان صنعتوں کی ملکیت کا تصفیہ کرنے کے لئے جو اسکیم مرتب کی گئی تھی۔ اس پر فرانس نے جو اعتراضات کئے ان پر کافی غور کیا گیا۔ چنانچہ ۱۴ نومبر کو مسٹر بیون نے امریکی حکام سے مشورہ کرنے کے بعد فرانسیسی حکومت کو اس امر سے مطلع کر دیا تھا کہ وہ برٹش ملٹری گورنر کو مجوزہ اسکیم میں رد و بدل کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ (ب ا س)

صوبہ مسلم لیگ کی صدارت کیلئے انتخابی مہم شروع ہو گئی

علاؤالدین صدیقی اور میاں ممتاز دولتانہ کے درمیان زبردست مقابلہ

لاہور ۲۴ - نومبر۔ مغربی پنجاب کی صوبہ مسلم لیگ کے عہدہ داروں کا انتخاب ۲۸ - نومبر کو ہو رہا ہے جس کے لئے انتخابی مہم بڑے زور شور سے جاری ہے۔ اس وقت صدارت کے دو امیدوار ہیں۔ ایک ناظم صوبہ مسلم لیگ علاؤالدین صدیقی اور دوسرے مغربی پنجاب کے سابق وزیر خزانہ میاں محمد ممتاز دولتانہ ان دو کے سوا باقی سب نے اپنے نام واپس لے لئے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ ان دونوں میں زبردست مقابلہ ہوگا۔ صدیقی صاحب کو وزارت کی تائید حاصل ہے۔ اور دوسری طرف میاں صاحب کو ان تمام عناصر کی کامل تائید حاصل ہے جو موجودہ وزارت کے مخالف ہیں۔ لاہور اور اضلاع میں زبردست کنویسنگ ہو رہی ہے ۲۶ - نومبر کو راجے غضنفر علی خان کی لاہور میں آمد شروع ہو جائے گی۔ ان کی آمد سے قبل ہی فریقین اپنے اپنے ساتھیوں کو اپنے قابو میں رکھنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ صوبہ مسلم لیگ کی جنرل سیکرٹری شپ کے لئے اس وقت تک چھ امیدوار ہیں۔ امید ہے کہ انتخاب سے پہلے پہلے کچھ اور امیدوار بھی میدان میں نکل آئیں۔ ان چھ امیدواروں کے نام یہ ہیں نوابزادہ ولایت علی خان نواب زادہ عزت الدین خان۔ نوابزادہ رشید علی خان مولانا داؤد غزنوی ایم ایل اے آر شک کے پناہ گزین شیخ محبوب الٰہی اور امرتسر کے پناہ گزین ملک غلام نبی۔

سنجب کا علاقہ عربوں کو ہی ملنا چاہیئے

سیاسی کمیٹی کے اجلاس میں آسٹریلیا کا ریزولیوشن

پیرس ۲۴ - نومبر۔ کل اتحادی قوموں کی سیاسی کمیٹی کے اجلاس میں آسٹریلیوی نمائندہ نے یہ تجویز پیش کی۔ کہ عربوں اور یہودیوں میں تکمیل صلح میں ہاتھ بٹانے اور حدود کا تعین کرنے کے لئے ۵ ممبروں پر مشتمل ایک صلح کمیٹی بنائی جائے۔ اس سے قبل برطانیہ بھی اسی قسم کا ایک ریزولیوشن پیش کر چکا ہے۔ لیکن یہ ریزولیوشن تین باتوں سے برطانوی ریزولیوشن سے مختلف ہے (۱) سنجب کا علاقہ عربوں کو دیا جائے (۲) یہودیوں نے اتحادی قوموں کی ممبری کے لئے جو درخواست دے رکھی ہے۔ اس پر ہمدردانہ غور کیا جائے۔ (۳) عرب علاقوں کی حدود کا تعین کرتے ہوئے وہاں کے لوگوں کی رائے کا پاس کیا جائے۔ اس ریزولیوشن پر تبصرہ کرتے ہوئے یہودی نمائندہ نے کہا۔ کہ اس ریزولیوشن کی صلح کے امکانات روشن ہو سکتے ہیں

ہندوستانی وفد کی جنوبی افریقہ کے وزیر سے ملاقات

ڈربن ۲۴ - نومبر۔ جنوبی افریقہ کے ہندوستانی باشندوں کی انجمن کا ایک وفد جمعہ کے روز پریٹوریا میں جنوبی افریقہ کے وزیر داخلہ مسٹر ڈونجز سے ملاقات کرے گا یہ پہلا ہندوستانی وفد وزیر مذکور سے ملاقات کرے گا۔ اور بے روزگاری سوشل سروس تعلیم اور صحت کے متعلق گفت و شنید کرے گا۔ (استار)

اشتہار زیر دفعہ ۵ - رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت چوہدری محمد انور صاحب بی اے ایل ایل - بی - پی سی ایس سب جج صاحب بہادر درجہ اول لاہور

دیوانی ۱۹۷ سال ۱۹۴۷ء

محمد اسحاق - محمد ابراہیم پسران محمد دین ساکنان لنبے پور - ضلع منٹگمری

بنام: - میسرز بابری اینڈ کمپنی بذریعہ مسٹر آر - دا لے مالک سکنہ برانڈرتھ روڈ لاہور

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی آر - دا لے مذکور سکونت مغربی پنجاب چھوڑ کر چلا گیا ہے اسلئے اس کی تعمیل بطریق عام ہونی مشکل ہے لہذا اشتہار ہذا بنام مسٹر آر - دا لے مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور تاریخ ۲۳ ماہ دسمبر ۱۹۴۸ء کو مقام لاہور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اسکی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔ آج بتاریخ ۱۸ ماہ نومبر ۱۹۴۸ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم

مہر عدالت

کپڑے کے لائسنسداروں کو اطلاع

لاہور ۲۴ر نومبر - لاہور میں کپڑا بیچنے کے تمام لائسنسداروں کے لئے لازم ہے کہ وہ ہر سہ ماہی کی رپورٹ خرید و فروخت سول سپلائیز افسر لاہور کو بھیجا کریں۔ اس میں ہر قسم کے کپڑے کی تفصیل موجود ہو۔ جس میں درآمد کردہ کھدی کا کپڑا بھی شامل ہے اس حکم کی خلاف ورزی پر لائسنس منسوخ کیا جا سکتا ہے۔

مختصرات

کراچی ۲۴ر نومبر کابل سے آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ اعلیحضرت شاہ افغانستان نے سابق شاہ افغانستان امان اللہ کی درخواست منظور کرتے ہوئے انہیں کابل واپس آنے اور پورے حقوق شہریت دینے کا فیصلہ کیا ہے

—— پیرس ۲۴ر نومبر سلامتی کونسل میں روسی نمائندہ نے تقسیم فلسطین کے متعلق کاؤنٹ برناڈٹ کی تجاویز کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ یہ تجاویز محض امریکی اور برطانوی سرمایہ داروں کے مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے مرتب کی گئی تھیں۔

—— ٹوکیو ۲۴ر نومبر اتحادی ہیڈ کوارٹرز کے ایک ترجمان نے اعلان کیا ہے کہ جنرل میکارتھر نے جنرل توجو اور ۲۵ دیگر جاپانی جنگی مجرموں کی سزاؤں کی تصدیق کر دی ہے

عرب اتحاد ایک واضح حقیقت ہے

لنڈن ۲۴ر نومبر "الاہرام" اخبار کا نامہ نگار مقیم لنڈن ولیجم "پندرہ روزہ ریویو" میں رقمطراز ہے۔ دنیا کی آنکھیں عرب دنیا پر محض سیاسی وجوہات کی وجہ سے نہیں لگی ہوئیں - بلکہ تمام دنیا عربوں کے تیل کی طرف لالچ سے دیکھ رہی ہے - یہ بات بالکل عام فہم ہے - اگر روس چند ایک سال میں مشرق وسطیٰ میں ہیجان اور ہنگامہ پیدا کرنے میں کامیاب ہو گیا تو وہ مارشل پلان اور یورپ کی امداد کے پروگرام کو بھی درہم برہم کرنے میں کامیاب ہو جائے گا - کیونکہ یورپ کی امداد کا انحصار زیادہ تر مشرق وسطیٰ کی تیل کی سپلائی پر موقوف ہے - اس لئے عرب ایک حقیقی طاقت رکھتے ہیں دنیا کو چاہیئے کہ ان کی اس پوزیشن کو اچھی طرح تسلیم کرے۔

ایک بات بہت ہی ضروری ہے جس کی وجہ سے عربوں کی یگانگت اور وحدت کو تقویت پہنچتی ہے اور اس کا علیحدہ علیحدہ عرب ریاستوں کے انتظام اور حکومت کے طریقے سے کوئی واسطہ نہیں ہے وہ یہ ہے کہ ہر ایک تعلیم یافتہ عرب خواہ اپنی حکومت کے نظم و نسق سے مطمئن ہو یا نہ ہو یہ ضرور چاہتا ہے

اسرائیلی حکومت کی موجودگی میں کبھی امن قائم نہیں ہو سکتا

عرب لیگ کے ترجمان کا بیان

قاہرہ ۲۴ر نومبر - عرب لیگ کے ایک ترجمان نے اسٹار کے نامہ نگار مقیم قاہرہ سے کہا کہ عرب حکومتیں یہودیوں کے ساتھ گفت و شنید نہیں کرینگی۔ انہیں اپنی حکومت کے قیام کا نظریہ ترک کر دینا چاہیئے۔ ورنہ انہیں عربوں کی دائمی دشمنی مول لینی پڑیگی۔ ترجمان مذکور نے کہا کہ "اگر یہودی ایک متحدہ حکومت کے نظریہ کو منظور کر لیں۔ تو اس ارض مقدس میں امن لوٹ آئیگا۔ اور عربوں اور یہودیوں کے سامنے یکساں طور پر مفاہمت اور تعاون کا ایک ترقی پذیر دور شروع ہو جائے گا۔"

غیر جانبدار علاقے قائم کرنے کے متعلق اقوام متحدہ کے قائم مقام ثالث ڈاکٹر بنچ کی قرارداد کے متعلق عربوں کے رویہ پر تبصرہ کرتے ہوئے ترجمان مذکور نے کہا کہ "عربوں نے ہمیشہ اقوام متحدہ کے احکام کے متعلق احترام کا اظہار کیا ہے لیکن یہودی ہمیشہ ان کی خلاف ورزی کرتے رہے اور عارضی صلح کی منافی سرگرمیوں کے مرتکب ہوتے رہے تجربہ نے ہمیں سکھا دیا ہے کہ یہودی وعدوں پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔

"اقوام متحدہ نے ابھی تک یہودیوں پر اپنے احکام کے نفاذ کیلئے کوئی تجویز پیش نہیں کی ہے" آخر میں ترجمان مذکور نے کہا کہ "اس وقت عربوں کے لئے سوائے اس کے اور کوئی چارہ کار نہیں ہے کہ وہ مکمل طور پر اپنے اوپر بھروسہ کریں - اور اپنے معاملہ کے مبنی بر انصاف ہونے کا اعتماد رکھیں" (اسٹار)

ڈبوں میں بند کیلے پانچ سال تک محفوظ رہ سکتے ہیں

لندن ۲۴ر نومبر - عنقریب برطانوی باشندے ڈبوں میں بند کیلے حاصل کر لیا کرینگے۔ یہ کیلے آسٹریلیا سے آیا کرینگے وہاں ایک نئی صنعت قائم کی گئی ہے خیال کیا جاتا ہے کہ اس صنعت کی بدولت کاشتکاروں کو دس لاکھ پونڈ سے زیادہ آمدنی ہو گی - کیلوں کو کامیابی کے ساتھ ڈبوں میں بند کرنیکے طریقے میں بہت سی مشکلات پیش آیا کرتی تھیں ایک سال تک تحقیقات کرنیوالے سائنسدانوں نے مختلف قسم کی تجربات کئے اور آخر کار وہ طریقہ معلوم کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ نئے طریقے کے تحت کیلوں کو شربت میں پکایا جاتا ہے یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ ڈبوں میں بند کئے ہوئے کیلے کم از کم پانچسال تک اپنی اصلی حالت میں رہینگے۔ (اسٹار)

حکومت کیطرف سے طلبہ کی امداد

لاہور ۲۴ر نومبر - کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور کے دس طلبہ نے جو ریاست کشمیر سے آئے ہوئے تھے۔ حکومت مغربی پنجاب سے مالی امداد کی درخواست کی۔ تاکہ وہ اپنی تعلیم پوری کر سکیں ریاست میں گڑبڑ ہونے کی وجہ سے وہ اپنے اپنے گھروں سے منقطع ہو چکے ہیں - اور والدین سے امداد حاصل نہیں کر سکتے۔ حکومت مغربی پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ انہیں ۲۸ ۸ روپے بلا سود قرض دیا جائے۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد یہ قرض آسان قسطوں کی صورت میں واجب الادا ہوگا۔

نرسوں کے لئے معیار لیاقت

لاہور ۲۴ر نومبر - نرسوں کی رجسٹریشن کونسل کا ایک اجلاس ۲۳ر نومبر کو ڈسکیٹر جنرل سول ہسپتالات مغربی پنجاب کے دفتر میں ہوا - اس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ نرسوں کے کورس کے لئے کم از کم معیار لیاقت میٹرک پاس رکھا جائے۔ نرسوں کی تربیت کیلئے میونسپل زنانہ ہسپتال پشاور اور مشن ہسپتال منٹگمری کی منظوری دی گئی ہے۔

ہوابازی کی کانفرنس کی نائب صدارت

دہلی ۲۴ر جنوب مشرقی ایشیا کی جو ہوابازی کی کانفرنس ہو رہی ہے اس کے لئے پاکستان کے نمائندہ کو نائب صدر منتخب کیا گیا ہے۔

یہ کانفرنس ہوابازی کی لائن کی ترقی پر غور و خوض کرنے کے لئے منعقد ہوئی ہے۔

مہاجر بچوں کی امداد کیلئے برطانوی یونٹ

لنڈن ۲۴ر نومبر برطانیہ کی ایک جماعت جس کا نام "بچوں کو بچانیکا امدادی فنڈ" ہے - عنقریب ایک خاص یونٹ فلسطین کے مہاجر بچوں کی امداد کے لئے روانہ کرنے والی ہے - اس یونٹ میں ایک ڈاکٹر، تین نرسیں اور دو بہبودی کا کام کرنیوالے افراد ہوں گے۔

یہ یونٹ پہلے جرمنی میں کام کر رہا تھا - اس کو خاص طور پر وہاں سے واپس بلایا گیا ہے تاکہ فلسطین روانہ کیا جا سکے - عارضی طور پر ہوائی جہاز سے سفر کے لئے انتظامات کر دیئے گئے ہیں - یونٹ بیروت سے ہوتا ہوا فلسطین جائے گا - اس یونٹ کے تمام افراد برطانوی باشندے ہوں گے۔ لیکن دولت مشترکہ کے ممالک سامان مہیا کر رہے ہیں - مثلاً کمبل خوراک اور بچوں کے کپڑے ڈیوٹی کے دوران میں اس یونٹ کے ممبران نیلے رنگ کی میدان جنگ کی وردیاں پہنا کریں گے اس دوران میں برطانیہ کی ریڈ کراس سوسائٹی اور دیگر امدادی جماعتیں حکومت کے ساتھ اس قسم کی مزید پارٹیاں روانہ کرنے کی تجویز پر مذاکرات کر رہی ہیں - (اسٹار)

حمید الحق چوہدری اقوام متحدہ کے اقتصادی کمیشن میں پاکستانی وفد کی قیادت کریں گے

کراچی ۲۴ر نومبر - بنگال کے وزیر اقتصادیات مسٹر حمید الحق چوہدری اقوام متحدہ کے اقتصادی کمیشن برائے ایشیا اور مشرق وسطیٰ کی میٹنگ میں پاکستانی وفد کی قیادت کریں گے۔ اس کمیشن کا اجلاس لیب اسٹون (آسٹریلیا) میں منعقد ہو رہا ہے۔ اجلاس کی تاریخ ۲۹ر نومبر ہے۔

کمیشن ایشیا کے کم ترقی یافتہ ممالک کے لئے بہت سی اقتصادی ترقی کی اسکیموں پر غور کرے گا - وسیع پیمانے پر سستی بجلی پیدا کرنے کی تجاویز بھی زیر غور آئیں گی - مسٹر چوہدری ڈھاکہ سے سیدھے آسٹریلیا روانہ ہوں گے - ان کے ہمراہ مشرقی بنگال کے محکمہ داخلہ کے ڈپٹی سیکرٹری مسٹر ایم - بی قادری بھی ہوں گے - آسٹریلیا میں اس وفد کی اعانت کے لئے پاکستانی ٹریڈ کمشنر مقیم آسٹریلیا وفد کے ساتھ شامل ہو جائیں گے۔ (اسٹار)

انسان بدصورت ہوتا جا رہا ہے

لنڈن ۲۴ر نومبر ایک ماہر کے بیان کے مطابق انسان قطعی طور پر بدصورت ہوتا جا رہا ہے - اس ماہر نے اپنی زندگی انسان کی جسمانی ترقی کے مطالعہ میں گذاری ہے - اس کا بیان ہے کہ اس وقت ۴۰ سال کی عمر میں ایک اوسط درجہ کا مرد ایک صدی پیشتر کے مرد کے مقابلہ میں نسبتاً کم شکیل ہوتا ہے (سٹار)

روس کے ساتھ تجارتی بائیکاٹ

نیویارک ۲۴ر نومبر - امریکہ کی لیبر فیڈریشن کی بین الاقوامی لیبر تعلقات کی کمیٹی نے اس بات پر زور دیا ہے کہ فوجی معاہدے کئے جائیں اور روس کے ساتھ تجارتی بائیکاٹ کر دیا جائے۔ یہ رپورٹ لیبر فیڈریشن کی کنونشن کے سامنے پیش کیا گیا ہے کنونشن کا اجلاس یہاں کل شروع ہوا ہے (اسٹار)

ڈی ولیرا کی طرف سے استصواب رائے کی تجویز

مانچسٹر ۲۴ر نومبر - کل یہاں آئر کے سابق وزیر اعظم ڈی ولیرا نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت جس چیز نے برطانیہ اور آئر کو تقسیم کر رکھا ہے وہ محض تقسیم کا مسئلہ ہے - انہوں نے لوگوں کی خواہشات کے متعلق ہر شبہ کو دور کرنے کیلئے ایک استصواب رائے کی تجویز پیش کی (اسٹار)